رجسٹرڈ نمبر اے ۷۸۳ REGISTERD. NO. A.783



مفید نہ ہو تو قیمت واپس

حبوب لقمانی

بہار عمر جاتی ہے خزاں کہتی ہے آنے کو
جوانی رو رہی جاتی ہے کہ معجون منگاؤ

ایسی حالت میں یہ گولیاں منگایئے اور خود اختیاری لطف شباب [illegible] ضعف کی طاقت محسوس ہوگی بلکہ دل و دماغ [illegible] فی درجن [illegible]

روغن لقمانی

لطف نے مجھ سے کیا ہوتی ناراض
ایسے کمبخت [illegible]

یہ روغن حقیقتاً [illegible] ضعف شباب [illegible] استعمال کریئے [illegible]

طلائے عجیب

وہ تمام شکایت جو اول شباب کی [illegible]

[illegible]

پیدا کرتا ہے کہ انسان [illegible] قوت [illegible]

کر دیں گے حضرات نازل [illegible] گے۔

طلسمی گولیاں

[illegible]

مفید ہرگز [illegible]

مجربہ [illegible]

منگانے کا پتہ

دواخانہ عظمت العلاج لکھنؤ

فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس

طلائے ممسک [illegible]

[illegible] قیمت [illegible] علاوہ محصول۔

روغن طلاء [illegible]

[illegible] علاوہ محصول۔

حبوب ممسک [illegible]

[illegible]

نوٹ

[illegible]

عین الشفا [illegible] لکھنؤ

رعایتی اعلان

[illegible]

(رجسٹرڈ) سفوف مراد

نامردی۔ جریان سُرعت و رقت کا بہترین علاج

[illegible]

طلائے [illegible] [illegible]

[illegible]

طلسمی سیگریٹ مشین

[illegible]

طلسمی سگریٹ کیس

[illegible]

نو ایجاد دیا سلائی کیس

[illegible]

نو ایجاد ناخن تراش

[illegible]

جرمنی کے پختہ شکاری چاقو

[illegible]

نو ایجاد انگلش سیفٹی ریزر

[illegible]

جلد ۱۲ — نمبر ۲۲

مضامین غیر

(مورخہ ۱۰ جون ۱۹۲۶ء)

غزل

کہہ ایسا زو پر اُس شوخ کو جو غنچہ دہانی ہے — کرشمہ جب عاشق نازی تو رنگی بیانی ہے
کرے مجنون مطلس تو ذو پیتے کی کیا خاطر — نہ رنگینی کی چشم بیماری یہ رکھ کے ہے اوڑھ سانی ہے
دکھا کر داغ ایک کے جسد شان عبودیت — وہ کہتے ہیں کہ قدرت لے جانی کا والی ہے
ذرو دستا قدو سونتی ہے لگتا ہے وہ کہتے ہیں — وہ پانی پاک کر دیتا ہے جہین کچھ روانی ہے
جو ہنستا پایا انکو چھیڑ کر جھنجلا کے یون بولے — تبسم ہے نظارہ ہو جب نزدیک پانی ہے
ہی کہتے ہین وہ جو بات کو جیسے جدا ہو کر — وہ لگ ہوں ہیں مجھے شبنم برائے آسمانی ہے
تصدق سے نکلا ہو فیض جذبات نوانی کے — نئی اردو زبان میں آج عزم گلفشانی ہے
بسر باش خلوتہاے عاشق میہمانی ہے — بوسیقی درخشان جلوہ حسن معانی ہے
مبارک ہوں یہ عزیز بیان و امان صحرا کو — ملے از غم حریفان چارہ دردِ نہانی ہے
ہمہ موسیقیت سوز ہمہ صہبائیت ہستر — بو جدان نوا اسکو خمار شب گرانی ہے
چمن کو چونکا انگلی ترے جلوون کی عریانی — نقاط رانگ کو چھیا ترے دم کی روانی ہے
چمن کے پھول اور چہ تری تنہا سرت ہین — کہ جھینگر اور ندی سے علاقہ خاندانی ہے
سرو سیمہ نظر آتے ہیں حسن باغ میں چشمے — جہاز عمر کا مستول خو سر گرانی ہے
جو گریہ چنگ کرتا ہے تری چشم خنک بین پر — صدائے توپ نازآلود جنگ رعنائی ہے
تری طاقت نمو قدرت اس سکا و صورت — کہ جن بیستون کو با مدرون میں جیت پانی ہے
ترا شور تخیل اور ترا حسن جہان افگن — بہر پائی دوشیزہ لباس زندگانی ہے

سخن کو تو نے برفایا زبان کو تو نے برتایا
تری خفاشی اقلیم سخن پر حکمرانی ہے

خفاش کرمانی

غزل

(از علم ابو جنیث مولوی سید مراد اللہ انصاری فرنگی محلی وغیرہ)

کیوں اُسکو سے جاؤں میرا دستور نہیں ہے — سودا کی طرح آنکھ میں جا سور نہیں ہے
ہر بات پہ قادر ہے وہ مجبور نہیں ہے — بندہ بھی تو مختار ہے معذور نہیں ہے
جو شخص ترے عشق میں رنجور نہیں ہے — مرحوم نہیں ہے کبھی مغفور نہیں ہے
جب دفن کا عشاق کے دستور نہیں ہے — پھر اور کلی گل کیا ہے اگر گور نہیں ہے
پتے کہاں کے کی نہیں جیسے ہے سلطنت؟ — جھنجلا کے وہ کہنے لگے جل در نہیں ہے

شداد کی جنت کا ذرا پوچھئے احوال — اُس عہد کا زندہ کوئی مزدور نہیں ہے
گیسو میں رسن سوا ہے ہنسی کی کچھ وقت — بس بخشئے بندہ کوئی منصور نہیں ہے
ہیں تیر و تبر خنجر و شمشیر و قلاخن — پھر بھی یہ نگہ آپکی ساطور نہیں ہے
بند آنکھ ہوئی میں ہوئے اور ہو گئے داخل — نزدیک در یار ہے کچھ دور نہیں ہے
قتال فلک سمجھتے ہو بس دیکھ لیا جاؤ — ہر وار ہے اوچھا کوئی بھرپور نہیں ہے
وہ کہتے ہیں نمرود کا دعوٰے جو مرے بوجہ — اس طرح کا مٹا کوئی مزدور نہیں ہے
بوسے کی جو میں دیتا ہوں با ضابطہ درخواست — لکھ دیتے ہیں بس جائیے منظور نہیں ہے
کیا چاند سے اجلا جلوہ گر ناز کی چھت کو — بے نالہ عاشق کوئی لنگور نہیں ہے
پکتی نہیں یاں روٹیاں بہتا نہیں پانی — سینہ ہے مرا لوح کا تنور نہیں ہے
شرما کے حضور آپ چراتے ہیں عبث آنکھ — وہ واقعہ اتنا ابھی مشہور نہیں ہے

تقلید میمونی

یعنی

چمکدار استرے کا کھیل

ترسم نرسی بکعبہ اے اعرابی — کین رہ کہ تو میروی بہ ترکستان ست

حضرت ڈارون علیہ الرحمہ کی روح رہے ہمیشہ از ایسی کہ بن ماتموں میں ۔ کہنے کو تو کہہ گئے کہ بندر بندریج ترقی کرتے کرتے انسان ہو گیا مگر اس امر پر نظر نہ فرمائی کہ ترقی کے واسطے جس ذہانت کی ضرورت ہے وہ جناب میمون کی ذات اوجک چاند صفات میں موجود نہیں کیا معنی کہ موجد مقلد نہیں ہوتا۔ اگر بندر صاحب موجد ہیں یا موشین حضرت ...... کے جد ہیں تو بندر والے کی جگہ بندر صاحب کے ہاتھوں ڈگڈگی ہونی چاہیے تھی۔ حالانکہ معاملہ برعکس ہے۔ یعنے بندر والا مجتہد ہے اور بندر صاحب مقلد اور نافہم مقلد۔ برسوں لکڑی کے زور سے اپنے جد امجد قبلہ کو سیدھا کرتے ہیں پھر بھی حرکات سکنات میں میمونیت کے اوصاف بحال خود قائم رہتے ہیں۔

راوئی شوخ بیان واقعہ نگار ہے کہ ایک صاحب بہادر تشریف لیگئے دورے پر بندر بھی دورہ کرتے ہیں مگر یوں نہیں کرتے کہ خیمہ خرگاہ بیل چھکڑا اونٹ خچر اردلی لشکر ساتھ ہو۔ پیشکار صاحب قلمدان وہاں لے گیا باندھے قلم کان میں کھونسے ہمراہ ہوں۔ اردلی میں چار پانچ خناس ہوں جو ساری دنیا کو بیگار میں پکڑتے پھرتے ہیں۔ یہ بھی جہاں تشریف لیجاتے ہیں ہل چل مچتی ہے لیکن وہ دورے کی ہلچل کہاں۔ القصہ جس جگہ صاحب بہادر مقیم تھے اوسی کے نزدیک ایک ڈارون کے دادا بھی درخت پر جلوہ افروز رہتے تھے۔ صاحب بہادر کا دستور تھا کہ صبح اوٹھ کے راوٹی میں تشریف لیجاتے کموڈ میں حسب حال کرتے پھر غراب سے ٹب میں بیٹھ کے بچے کی طرح ہاتھ پاؤں مارتے۔ پھر تولیے سے ڈیل پونچھتے۔ پھر سنگار میز کی طرف توجہ فرماتے۔ تیل لگا کے بنیان بروش سے چکنا کرتے اس فرائض کے بعد چاہتے توس کھن پر ہاتھ صاف کرکے خیمہ سے برآمد ہوتے۔

اب بندر وتی ہے صاحب بہادر میں جزیون کی جان ہے اور بسم افزود ہی ہے —

اگر آپکو حقہ کا شوق ہے تو جوہر تمباکو کشیدنی کارخانہ حافظ مستیا محمد رفیع تاجر گوشہ دسرکہ صحبتیا باغ لکھنؤ سے طلب فرما کر لطف اٹھائیے

ایک آدھ روز تک یہ سیر بند صاحب کا وطیرہ رہا۔ مثل مشہور ہے "سیکھم سیکھا ہر دوسن سیکھا" دو ایک روز کے بعد ادھر صاحب بہادر نے خیمہ سے قدم باہر نکالا۔ خان سامان نے لوازم صاحبیت فوراً خیمہ میں درست کیا اور ادھر بند صاحب دبے پاؤں دیکھ کے آہستہ سے خیمہ میں داخل ہوئے۔ کموڈ اور بہانا ٹب میں پیشاب کیا۔ تھوڑی سی کیچڑ بھی پانی میں گھول دی اسی طرح تھوڑے تھوڑے ہو کے سنگار میز کے پاس تیل کی شیشی چھڑکی کنگھا سر پر رگڑوا۔ آئینے کے ٹکڑے کیے میز پر تھوڑی بیٹ بھی صاحب کے ملاحظہ کے لیے کر دی بچا بچایا تو سس نوش جان کیا۔ دھوبیڑ کی صدا سن کے بیرا وغیرہ لیتا لیتا، جاتا ہے۔ جاتا ہے وہ ہے۔ بات ترسے کی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

کتاب اخلاق میں کوئی آئین توہین جیوں کا مذکور نہیں ہے۔ لیکن ان کی خاص توہین کی گئی۔ بیچارے لنگا ایمان بھتے ہوئے او دیک کے درخت پر جا چڑھے۔ کون کرے غیں غیں۔ کرتے رہے مگر نامعان ارود نے ایک نہ سنی۔

یہی واقعات چار پانچ روز تک جب سلسلہ وار ہوتے رہے تو صاحب بہادر نے منہ پھیر نکالا۔ کیوں نہ ہو اول تو بند صاحب کو اختیار تھا جب چاہتے بند وق سے تواضع کرتے مگر غالباً عاق ہو جانے کے

حضرت درخت سے اتر کے۔ وہاں سے کا نجات مستعمل کیچڑ میں غسل کے بعد آپ نے استرا اٹھایا اور لگے خط بنانے تو بہ بہر رگڑ کے پر جڑ کا لگا۔ کبھی ناک پر خنجر ہوا چلا کبھی گلے نے بوسہ دیا کو القصہ کچھ ادھر کیے حضرت ہمیں کہہ کے دو چیتے جتے مگر تقلید کا شوق بھرا تھا اور پھر تزئین خور چکان کی مشق فرماتے تھے۔ جب آفتاب غسل سے خون کے شرارے اچھی طرح نکلنے لگے۔ مختصر ناک میں کئی جگہ دو تین تیر ہو چکی تو استرا وہ سو کے جیتے گئے یا دُم کی ٹکڑی کی ہیبت کے شاخ درخت پر جا بیٹھے مگر ندامت

جاتے ہوئے جاتے ہیں کہ دل لی۔ تک۔ جھاڑ۔ پوست تکیں ہو جاتی۔ مگر تو اور۔ سترچھری ہے۔ تمام چیزیں بگاڑ استرے کا ہر کے ہیں جو صاحب لوگوں کی آبادی میں نا چلتے۔ نقل بچے گروں استرے کا استعمال اچھی طرح جانتے ہیں۔ خود آزاد ہیں اور ان لوگوں کو تکلیف کی دوری سے آزار دے کے ہرگز نہیں چاہتے ہیں سے فائدہ اٹھا رہے ہیں اور ایسا ملک جہاں دولت بے شمار ہے۔ حکومت کا دور محض قوت رہتا ہے یہ خدا اڈز کو یونہا کرے۔ تیسری بار سڑی رپورٹ سنہ ۱۸۹۰ء

یہ اخلاقی تاثر بچے کی حالت میں آزاد کا جو کہ بار استرہ ور نشتر کی کا ستعمال نہ کیا۔ تو کیا کریں۔ وہ بیت۔ اگر وہ میں جیسے بند کا اثر رہا اور ستر ہیں گے کے کر کے بعد استرہ سو گئے چھوڑ دیا فقط مگر ترانے جائے اپنی عقل کے جیتے بیکے جو کے کی لے اوپر ہی استرہ ور درست نہ ہو گا۔ بچے کان پر لگا کی اور آتے ہیں اس بات داری کرنے والے استرے دار نا جیتے ہیں کہ آتے ہیں وہ سب مقبول ہو جاتے ہیں۔ صاحب کے کوٹ نام پر جل قدمی کی سیر کیا ہوا ہر جب استرہ دست مشاق کا تھا تب بچہ دو گز رہے کے نیچے پھر سیئے با فقر و خبر تھیوا۔ صاحبوں دو زمین بارگی کے کپڑا لیس سے کانوں کے بڑائی دیا اور پر استرہ ری ہوتی ہے بیون کے سیر تک۔



اڈز لیمان کی ترمیم

ارے صاحب! تمہیں تمہیں صاحب!! ہر ہو صاحب!!! مردود لائن دور ہو۔

خیال سے حضرت زادوں کی بات رکھ لی اور جب وقت چند روز صاحب بہادر سامنے درخت پر فرزند سعید کے حرکت کا تماشا دیکھتے تشریف لائے۔ صاحب نے ایک برق دم نہ کھایا۔ ستر و ٹکا یا اور تین چار مرتبہ اپنی ناک پر زور سے رگڑا۔ کبھی زور سے گردن پر رگڑ لیا فقط صاحب درخت پر سے ان کے تماشا دیکھتے رہے صاحب نے استرا اٹھا رکھا۔ درخت سے کرکے گئے۔ فرزند ۔ ۔ ۔ پہنچے ۔ ۔ ۔ صاحب کے بوٹ کی جڑ ۔ ۔ ۔ ۔

منقش چھڑی سے بھرا۔ رنگت بھی ہے کی طرف سے بیٹھ موئی ۔ ۔ ۔ ایک سی ۔ ۔ ۔ ہے۔ آپ آنکھوں دیکھی سنیئے کہ جب بند و ستانی جنگل ہی حضرت بیرن سے خدا انخواستہ کم نہیں ہیں یہ جنگل اور جھونپڑی میں اپنی بند و ستانی جیسے ہو کے کھاتے ہیں۔ جاڑی زمین میں بھی ۔ ۔ ۔ تو ہو رہا ہے۔ کی چاروں طرف ۔ ۔ ۔ ہو گیا۔ ۔ ۔ ۔ یہ اسباب میں ۔ ۔ ۔ صاحب ۔ ۔ ۔ بھر سے ۔ ۔ ۔ صاحب بہادر پر بوٹ ہی ۔ ۔ ۔ اللہ بند ہ اور بند ے۔

یہ استرہ جب تک نکلیں تک ۔ ۔ ۔ کام نہیں دیتا۔ افلاس نے چند یا گنجی کر دی کھوپڑی یا بال کی جڑ صاف اور پھر اوسر میدان ہے داڑھی مونچھ بال بچوں کا کھونا یہاں تک ایک بال باقی نہیں یا انہیں استرے کا شوق کس طرح کم نہیں ہوتا ٹیکس ایسے عائد ہوتے رہتے ہیں کہ مگر ہزاروں وضع کی اصلاح ہر ایک بات میں چل نہیں سکتی۔ مثال کے لیے ہم ڈسٹرکٹ بورڈ کا مسئلہ پیش کرتے ہیں۔ یہ استرا اقبال بند وستانیوں نے اپنے دیہاتی بھائیوں کے سر پر بدعت ہوئی کہ پھیرا تھا مگر افسوس نہ تھ

بل ہی نے جو کمال کی حفاظت ہوتی تھی استرا ہی تیز تھا کہ بات ایک ہی برش میں صفایا ہو جاتا ہاں خال خال جگہ رہ جاتا اور اسی چیک پر لڑ ہو کے صلاح بازنقاروں نے اسے قبول فرمایا تھا۔

ہنسئے ہنسئے یہ بورڈ ہے یا جو جرابی شادی یا ان کہ گرانی جہالت۔ بے روزگاری کے جڑ کے اچھے اچھے نہیں ہوئے۔ مشق ستم نے ہاتھ نہیں روکا۔ "تین تین" - غرض خوشو۔ "اون" کی صدائیں کبھی بند نہیں ہوئیں۔ معدہ مستقی کی پیاس بجھی نہیں۔ ٹیکس کی جو تعداد جس کے لیے تجویز ہوئی تھی وہی جاری تھی اور عجیب طریقے سے متعین ہوئی تھی۔ دو سنتے ہو جی۔ ہم خوب جانتے ہیں تمھاری آمدنی اتنی ہے۔ ہماری جانے بلا تمھارا خرچ کتنا ہے ہم تو آمدنی دیکھتے ہیں۔ تمھارے لٹیرے سے عیاں ہے کہ تم کھوپڑی پر دو ریک چکدار استرے کے جڑ کے برداشت کر سکتے ہو۔ بھئی دھوتی میلا کرتا۔ برہنہ سر برہنہ پا۔ ان خست اور کنجوسی کی دلیل ہے تنخواہ بچائی ہے جیسے استرے سے چند بال بچ جائے مگر ہم کب چھوڑتے ہیں۔ کیا تمھاری خاطر سے ہم ان رسم و تہذیب شائستگی و اصلاحات کو ترک کر دیں! نہیں ہو سکتا۔ دیکھو ولایت میں صاحب لوگ اسی طرح اپنے ہاتھوں اپنی اصلاح کرتے ہیں کچھ تو خوبی ہے جو وہ اتنے ذہین ہوشیار ہو کے یوں گالوں کی مرمت کرتے ہیں ہم کوئی عذر نہیں سنتے جاؤ جان سے بچ لاؤ۔ خوب یاد رکھو بے دیے چھٹکارا نہ ہوگا۔ ارے بھئی یہ کتنی بڑی بات ہے کہ تمھارا نام معزز ٹیکس ادا کرنے والوں کی فہرست میں درج ہوگا۔ اچھا تمھاری سمجھ میں نہیں آتا۔ تو پھر اسی چپراسی۔ نکالو اس ناہنجار نامعقول کو۔ عذرداری خارج اپیل کی ایسی تیسی دس اپیلیں منظور ہونے کے واسطے نہیں ہوتیں!۔

اب سنتے ہیں (افواہ زوروں پر ہے) کہ عنقریب کم از کم حیثیت پر تشخیص جزیہ کے اختیارات استرہ چلانے والے میں کا ہاتھوں ہو رہی ہے۔ جنہیں پہلے ہی استعمال کر چکا بہر حال امتحان تیار ہے سال بیچھے بڑا امید ہے کہ ہم جلد کا ہاتھی و صفر کی ادا طشت میں دکھائی دے اور ہندوستانی معدے کی فکر اسی طرح صاف ہو جائے جس طرح چند یا اون سے۔ دیکھیے اس مسل کا گمانی کا اثر ہر بیکس قوم پر کیا ہوتا ہے ؎

زیر پا بہت گر بدانی حال مور
ہمچو حال تست زیر پائے پیل

بارے اناڑی طبیب کی ایسی تیسی۔ ۱۸۵۸ء میں ڈائرکٹرس آف ایسٹ انڈیا کمپنی نے اپنے دبنگون سے ان الفاظ استفہام افراز کیا تھا "کیا ہندوستانی پیشتر سے زیادہ مصیبت زدہ اور بدنصیب نہیں ہیں؟" ایک نرالی اینٹ کی عینک لگا کے دیکھو "ستو" کو "اہیل" اور "بعشر" کو "دوٹ" کے ستائیس بناؤ۔ طاقت صحت اطمینان سکون۔ عمر۔ خوشدلی۔ بہادری۔ جو کہ لوازم انسانی وجوہ معاش رفاہ و فلاح ہیں آج کونسی چیز نہیں ہے باقی ہے؟ واہ اچھی دل لگی ہے۔ بیکار کی باتوں میں روپیہ صرف کر دیا۔ خرچ بڑھا لیا۔ کمی پڑی تو جھٹ نیا استرہ ٹیکس کا تیار فرمایا اور لگے اناڑی گھسیارے کی طرح انڈے بچے اکٹھا دکھانے اور اپنے حسن انتظام کی قصیدہ خوانی کرنے۔ مدرسوں کا حال۔ تعلیم کا حال مویشی کا حال۔ سڑکوں کا حال۔ مزارعین کا حال اگر ہم بیان کرنے پر آمادہ ہو جائیں تو واللہ چاند کے سے چھلکے اور ڈھیر کے رکھ دیں۔

مگر صاحب کاغذی ثبوت اور بجٹ جو پہلے سے یاروں نے وحی آسمانی کی طرح ثبوت دعوے حسن انتظام میں بنا رکھا ہے اوس سے مجبوری ہے اب چکدار استرہ ہے اور ہم ہیں جڑ کے پر جڑ کے کھائیے مگر سو بھے کے چھوڑیے نہیں ؎

گلیم بخت کسا نیکہ بافتند سیاہ
بآب زمزم و کوثر سفید نتوان کرد

راقم۔ سنگ خیال یاردی

بیڑی
جس غذو شوق ذائقہ ہونے کو بیڑی اوتھا!
ہے خالص تمباکو کی شہرت ہے تو دنگ کے
دیکھیے قیمت فی ہزار ایک روپیہ محصول ڈاک ذمہ خریدار
نرخ تاجرانہ بذریعہ خط و کتابت طے کیجیے۔
المشتہر۔ مختار احمد بیڑی مرچنٹ آمر گچھ سیکنڈ
پوسٹ راج گانگپور۔ بی۔ این آر

شطرنج کی چال

نمبر ۳

(تحریر ۳ جون ۱۹۳۶ء)

ہر ہولی نس رندھاوا صاحب اپنے "ہجو نامہ" یا روزنامہ شطرنج میں اپنے محسن شری منت ہرچرن داس جی کی طرف سے عنان اسپ قلم پھیر کے اونکے جانشین پر یوں توجہ فرماتے ہیں کہ۔

"یہ وہی واقعات ہیں جن پر یو پی کے اخبارات نے کم تر اور پنجاب کے اخبارات نے جنکو کھل کر بانسہ ہزارہ کی ریاست سے معقول رقم وصول ہو چکی ہے اچھی طرح سے خامہ فرسائی کی ہے۔ بابا جی کے چیلے روحانیت اور درویشی سے کوئی واسطہ نہیں رکھتے آپ ایک رئیسانہ دماغ اپنے ساتھ لائے ہیں۔ وہ تخم تاثیر صحبت کے اثر کا نمونہ ہیں۔"

واقعات جو اس فقرے کے قبل اور بعد بیان کیے گئے ہیں اون پر دلچسپ تبصرہ آگے آتا ہے۔ سر دست ہم یہ سوال کرنا چاہتے ہیں کہ جس وقت یو پی کے جرائد کم تر اور پنجاب کے رشوت خوار جرائد (بقول رندھاوا صاحب) اچھی طرح خامہ فرسائی کر رہے تھے اوس وقت حضور کہاں تھے؟ شطرنج کے خاص نمبر میں ان واقعات کا حوالہ کیوں نہیں ہے؟ ارے بھائی صاف کیوں نہیں کہتے کہ اوس وقت چالیس ہزار روپیہ کی رقم سے مایوسی نہیں ہوئی تھی تقاضا کر رہے تھے کہ نولکشور پریس چھپائی کا دعوے کرنے والا ہے۔ دلوائیے۔

میں پریشان ہو رہا ہوں۔ ممدوحوں نے جب زیادہ بوجھل نہیں ہونے دی۔ دلوائیے۔ شہنشاہ معظم کی برسی منائی ہے دلوائیے۔ شہنشاہ کے سارے برادر کو دعائیں دی ہیں۔ دلوائیے۔ ہندوستان میں جتنے گورے چمڑے والے ہیں اونکی خوشامد کی ہے۔ دلوائیے۔ اپنی قصیدہ قلم خوشامد رقم کے فیض سے محروم نہیں رہنے دلوائیے۔ آپ کی تصویریں کی ہیں۔ تصویریں چھاپی ہیں دلوائیے۔ اپنی دنیا بھر کے اولی شطرنج کے تحفے اوتارے ہیں دلوائیے۔ تاجروں سے اشتہارات کے چھاپے ہیں دلوائیے۔ تعلقداروں اور رئیسوں کے یہاں دورے کیے ہوں دلوائیے۔

گوٹے وزر دوزی کے خوشنما ار کارخانہ حافظ سید محمد رفیع تاجر گوٹہ و ... لکھنؤ سے طلب فرمائیے

نا لیاس دلوایئے کا جواب کبھی یہ ملا ہے گو مدرزہ عاوا
صاحب ابھی مالگزاری ادا نہیں ہوئی ہے ٹھہر جایئے۔
کبھی یہ کہ مقدمہ دائر کرنے والا ہوں ابھی ٹھہر جایئے۔
یہ دیتے ہیں بھی دیتے ہیں۔ مسندو تکیہ کھولیں دیتے
ہیں۔ بھوجن کرلیں دیتے ہیں۔ جہانا باہر ہیں دیتے ہیں۔"
ابھی دیتے ہیں کے وعدہ پر آپ غل مچاتے ہو گئے
"باغ بابا ہزارہ میں لڑکا ہوا چاند سورج کی جوڑی"
اور اسی میت وعمل امروز فردا (بقول رندعا و آثار)
[illegible] کے حریف "معقول رقم" وصول ہو چکنے بعد مزید
توقع سے ناامید ہو کے ماروگے تلاش "اچھی طرح خانہ فرسائی
کرنے لگے۔ پانی سر سے اونچا ہو گیا۔ انتظار کی گھڑی گھڑیت
اب کاٹے نہ کٹتیں تو غصہ آ گیا۔ سچ ہے دکھ بھریں
بی فاختہ کوے انڈے کھائیں۔

حالانکہ غصہ جتانے سے زیادہ مناسب یہ تھا کہ
پنجابی حریفوں کے خلاف اور شطرنج کے خاص قصائد کی
حمایت و تائید میں آپ قلم اوٹھا کے مزید آفرین کو
استحقاق حاصل فرماتے اور گاہے جیسا گا ہے چنان
گھڑی میں ادبیا اور گھڑی بھر میں بھوت ہو کے طعنے سے
محفوظ رہتے۔ لیکن قرالقصہ اب تو لیس ۔ [illegible] کے
عام شعرا علاوہ بہر حولی تس [illegible] واقف نہیں
ہیں۔ آپ نے گرد او جیسے دونوں سے تعلق لینا
شروع کر دیا اب اگر گرد صاحب [illegible] فرمائیں کہ
[illegible] گشتی [illegible] مشہور [illegible]
[illegible]
تو اسکا کوئی جواب آپکے پاس نہ نکلیگا۔ آپ کا ہر جملہ
[illegible] اپنا جواب [illegible]
فقرہ (۱) باغ بابا ہزارہ میں [illegible] کی محنت ۔
[illegible] کے وقت سے ہو [illegible] ہو او سکی
فقرہ [illegible] کی شان [illegible] ہو [illegible]
جواب بھی "گرو درویش" [illegible]
تھے [illegible] شطرنج [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

وہ شان فقیری کیا جو شطرنج کی خاص اشاعت کا بوجھ
نہ سنبھال سکے۔

فقرہ (۲) موجودہ وقت میں مشہری محنت ۔ ۔
ہر فرائن وہاں بھی اس گدی پر جلوہ افروز ہیں ۔۔۔۔۔
(جن کی) شخصیت سے شطرنج کے ناظرین ناواقف
نہیں ہیں۔

جواب آپ نے او کی تعریف و توصیف میں خاص نمبر
نکالا تو لوگ کیوں ناواقف رہتے۔

فقرہ (۳) باغ بابا ہزارہ کا دربار اب نظر اوجہ [illegible]
نہیں "

جواب شطرنج کا خاص نمبر جب شائع ہوا ہے
اوس وقت تک نظر آتا ہو رہا تھا۔ دیکھو قصائد شطرنج
کا اجرا ایک کا جواب بلکہ لازمہ شان درویشی تھا
اس دربار سے یہ بھی نہ ہو سکا۔

فقرہ (۴) یہا تو ہیں گرم تحسین کر بیٹے صاحب کی
عنایتوں سے جاندار پر تقریبا چھ لاکھ روپیہ قرض ہو گیا"

جواب ہائے۔ محروم رہے تو میاں شطرنج۔

فقرہ (۵) تین موٹر کاریں خریدی گئی ہیں جو رنڈیوں
کے [illegible] پیچھے گھڑی رہتی ہیں۔

جواب ۔ [illegible] شطرنج کے [illegible] ایک [illegible]

فقرہ (۶) یہ بھی افواہ ہے کہ جائداد کی آمدنی سے
رنڈیوں کے مکانات پر بجلی فوراً لگوائے گئے ہیں۔

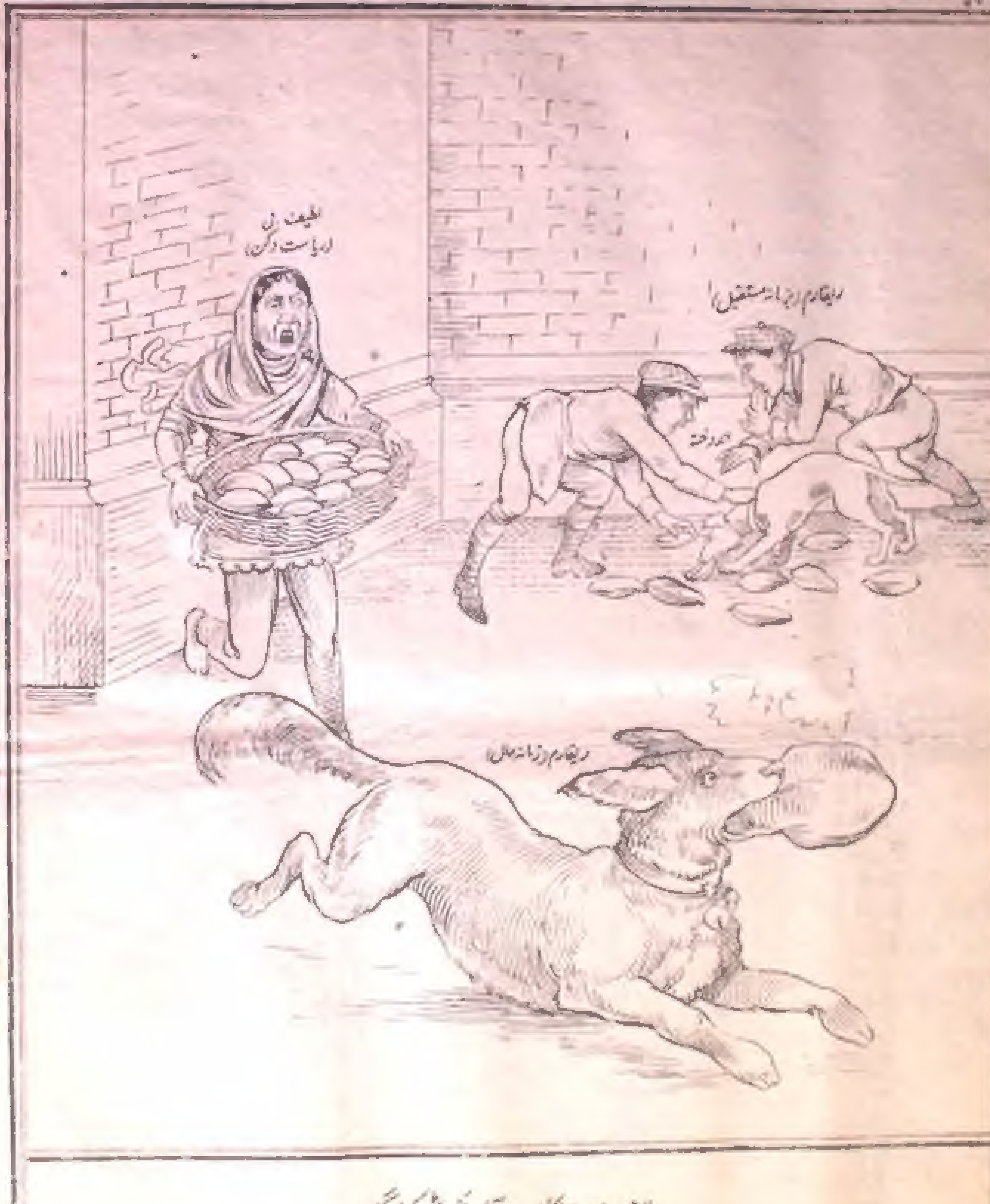
جواب بجلیوں کا سپرنٹنڈنٹ بھی مستفید ہو گیا
[illegible] شطرنج [illegible] کی تعریف [illegible]
شطرنج [illegible] کی [illegible]
فقرہ (۷) [illegible] صاحب [illegible]
[illegible] کی [illegible] ہوتی ہیں۔
جواب [illegible]
فقرہ [illegible] گیا ہے کہ [illegible]
[illegible]
[illegible] کی گئی ہے
جواب [illegible] شطرنج کے [illegible]
[illegible]
فقرہ [illegible] روپیہ [illegible]

جواب ۔ اور بیان مشکل ہے مجھے بھی نہیں مسکی پہلا نمبر
نشر ہو گئی ہے "ہری تھی من بھری تھی سوا لاکھ کی تو تھی
تھی (ا) باغ ہزارہ کے باغ میں مجرد و شالا شطرنج کی بھرے
گھڑی تھی "

ایسی واقعات کے صحیح اور باطل ہونے سے کوئی مطلب
نہیں نہ درد ساکی صاحب سے زبان وکالت کھولنے کی ضرورت
ہے ہم یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ آیا ایک جریدہ نگار کے اگلے
پچھلے قول میں اتنا عظیم الشان تفاوت حسنہ شطرنج
کے واسطے باعث حیرت و باوجود ذات، واقعات کی تکذیب
خود کر دیا کیا جاسکتیں اگر یہ ہیں تو صاحب قدرت
وطاقت ہیں آیسی ترقی کر سکتے ہیں جیسے کورٹ میں مقدمہ
اگر یہ اور [illegible] میں کہا سی قسم کے واقعات ایک
فریق کی طرف سے بیان کیے گئے ہیں۔ دوسرے
فریق نے [illegible] مذہب میں [illegible] پیش کئے ہیں۔
[illegible] باقر [illegible]

ضروری گزارش [illegible]
[illegible] خریداری [illegible]

گوش نسبت دکھانے وجہ کے نمونہ
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
بیناام
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]



"پیس موئے پکا موئے آئے تو کتے کھا گئے"

لطیف بی (زبان حال) ارے ٹھہر، نگوڑے ٹھہر، نپوتے ٹھہر، ہائے کیا غضب ہے۔

مستقبل (زبان حال) ارے بچے ماؤ جان نکسے پی جاتے۔ ای پی تو وہ ہمارا اور ہمارے کتے کا حق ہے۔

کارخانہ حافظ مسیتا محمد رفیع تاجر گوشہ و سرکہ سبحیا باغ لکھنؤ کی ترقی کا باعث صرف دیانت داری و خوش معاملگی ہے

ضمیر

نیس آرہ سے ایک نیا ہفتہ وار پرچہ ـ بہ ادارت جناب منشی سید ضمیر حسن تقبل شایع ہوا ہے ـ کوئی پوچھا پوچھا اگر نام شخص ہو تو وہ کسی کی تعریف کیجے ـ تقبل صاحب بہت مشہور آدمی ہیں ـ آپکی معاملہ فہمی اور قوت قلم بھی مسلم ہے پرچہ دلچسپ بھی ہوگا مفید بھی ہوگا خدا کرے اس تغیر میں صورت خرابی کی مصر "خوشبوئے گرم دہقان" برق کی صورت سے تقبل ہو کے "مشک" ہو جائے ـ کاغذ مناسب ہے ـ لکھائی بھی اچھی ہے مگر چھپائی میں اصلاح کی بہت ضرورت ہے ـ سالانہ تین روپیہ ـ تو مہا بازار فقیل (?) مقام اشاعت ہے ـ

مولانا پنچ کی نوٹ بک

سمجھ لیتے ہیں مطلب اپنے اپنے طور پر سامع
اثر رکھتی ہے آتش کی غزل مجذوب کی بڑ کا

تہذیب (?) پچھلے ہفتہ میں جو کارٹون نکلا تھا غرض شاعر اور دوست اسی قدر تھی کہ یہ اندازہ ہو جائے اصطلاحات کی جدید قسم کی منظر میں اور بیان یا روزمرہ کے آپس میں لڑائی ٹھنی ہوئی ہے ـ بیچاری حسرت کو ایک حیلہ (?) ہو بتادو کہ کیسا مناسبت ... ہے ـ وہ بھی ہو تو ان میں ہوا اور کہ سمجھ لیگی دنیا کو ہوا اتم اور کسی قابل نہیں ہو مگر دوست "زمیندار" نے اپنے مطلب کی باتیں اس سے نکالی اور سادہ مضمون میں بھی ڈھونڈھ نکالیں مشہور ہے کہ ایک مولوی صاحب الخ الخ خسرو پڑھا رہے تھے ـ اتفاق سے خسرو بھی ادھر سے گزرے ـ اپنی تصنیف کا درس جو سنا تو دل نے کہا "ذری ٹھہر کے سنو تو سہی تمہاری تصنیف سے لوگ کیا مطلب نکالتے ہیں" لڑکے نے عبارت پڑھی "خسرو داغ غلامی بر جبین دارد" خسرو داغ غلامی کا اوپر ہاتھ اپنے کے رکھتا ہے ـ مولوی نے کہا "بھلا بتاؤ غلامی کے دھبے سے کیا مراد ہے ـ لڑکا چپ ہوا مولوی صاحب فرمانے لگے "ارے بیوقوف تجھے اتنا نہیں سوجھتا کہ خسرو کی "اخ" پر تشدید رکھ برابر نقطہ ہے خسرو کی پیشانی ہے "اخ" اور اوپر جو نقطہ ہے وہی غلامی کا دھبا ہے یعنی خسرو اس نکتہ شناسی پر اوجیل پڑے اور اب جناب مولوی زمیندار صاحب کی نکتہ رسی پر صرف اسیقدر داد عنایت کرتے ہیں کہ یہی یہ تو ہمیں بھی نہ سوجھی تھی ـ ہم تو سب آپس میں لڑنے والوں کو برا سمجھتے اور برا کہتے ہیں ـ

بگلا بھگت

یہ مثل مشہور تو بہت ہے مگر کم آدمی ہونگے جو اسکی تہہ سے واقف ہوں ایک تھے میاں بگلے دھن ـ وہ ہمیشہ تالابوں کے کنارے اپنی لمبی چونچ لمبی گردن لمبی ٹانگیں لیے تفریح کرتے رہتے تھے کبھی گھٹنوں تک پانی میں اتر بھی جاتے تھے ـ گرمیوں میں اونٹا (?) تالابوں کا پانی خشک ہو جاتا ہے جنکا سلسلہ نسب چشمے اور سوتے کے شجرے سے نہیں ملتا اور بارش کا نکاح منقطع ہنکے وجود کا باعث ہوتا ہے ـ ایسے تالاب میاں بگلے کے لیے بہت مفید ہوتے ہیں اسوجہ سے کہ بغیر کد و کاوش چھوٹی چھوٹی مچھلیاں ناشتے کے لیے مل جاتی ہیں ـ ایک روز میاں بگلے جو کہ کیونکہ (?) شکار بھی واجبی ہی واجبی ملا تھا تالاب کے کنارے بازوؤں میں چونچ ڈال کے ایک ٹانگ سے کھڑے ہو رہے ـ مچھلیاں یہ مراقبہ کی حالت دیکھ کے سمجھیں کہ ایک سادھو سنتی (?) بھگت مشغول عبادت و ریاضت ہے کنارے پر آئیں اور کہنے لگیں بھگت جی ہو بار دسلام (?) بھگت جی نے آواز نحیف و نزار میں مچھلیوں نے مزاج پرسی کی کہنے لگے "ارے کیا پوچھتی ہو جب سے میں نے کنٹھی پہنی اور گوشت کھانے جان ماری سے توبہ کی اسوقت سے بہت کمزور ہو گیا ہوں ـ مگر دیدہ ظاہر بند ہوتا ہے تو چشم باطن روشن ہو جاتی ہے ـ شکر ہے کہ پیٹ تو خالی ہے لیکن دماغ کی اندھیری کوٹھری کے دروازے کھل گئے ہیں علم غیب کے لاکھوں فرشتے اس انگل بھر کھوپڑی میں بھرے ہوئے ہیں اور ان سے باتیں کرنے میں جی بہل جاتا ہے ـ ابھی ابھی ایک فرشتہ میری بغل میں بیٹھا کہہ رہا تھا کہ اب کے برسات ہوگی دل گڑنے (?) لگا جو خدا نخواستہ یار دوستوں نے کچھ سنائی تو میری جیون بتاؤ تم پر کیا گزریگی ـ تالاب یونہی پر پٹ ہو رہا ہے ـ سوکھا ہوا جل رہی ہے ـ دریا میں بہتی کچھڑی کچھڑ ہو کھائی دیگی ـ ہائے یہ آتی تھی جھنڈ باہر یان (?) رہ جائینگی دلدل میں تڑپ تڑپ کے جان دیگی ـ بھگت جی کی زبان سے یہ کلمے سنتے ہی مچھلیوں کی جان سوکھ گئی ـ ماتم برپا ہو گیا تالاب کی تمام آبادی سمٹ کے بھگت جی کے گرد جمع ہوئی اور فریاد کرنے لگی کہ تم ایک خدا رسیدہ ولی ہو ہماری جانیں بچاؤ تمہیں ثواب ہوگا ـ بھگت جی بولے "ارے بیراگیوں کا دھن سب سنسار کی سیوا کے لیے وقف ہے بھگتی کے معنی ہی یہی ہیں کہ اپنے نفس کو بھلا دے ـ کسی کی آنکھ میں کھٹک ہو تو اپنی آنکھ میں گز ڈالے کسی کی ٹانگ ٹوٹے تو خود لنگڑا کے چلے پٹی باندھے ـ بابا میرے اختیار میں کیا ہے اللہ کی مشیت میں دخل نہیں دے سکتا ـ ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ اپنی ذات پر مصیبت برداشت کر کے تمہیں کسی بڑے دریا میں چھوڑ آؤں ـ وہاں پانی کم نہ ہوگا مزے سے زندگی بسر کرنا ـ مگر میں سب کو اٹھا تو نہیں سکتا ننھی سی چونچ ہے ـ ایک ایک کر کے سب کو دریا تک

عدالت صاحب ... بہادر اول ...

حکم قرار داد

(دفعہ ... ایکٹ دیوالیہ)

درخواست دیوالیہ نمبر ... سنہ ...

در بارہ معاملہ دیوالگی ... ساکن ... پرگنہ و ضلع کھیری .... سائل

حسب درخواست مورخہ ... ماہ مارچ سنہ ... قرضدار اور بعد سماعت و ملاحظہ درخواست مذکور حکم دیا جاتا ہے کہ سائل قرضدار دیوالیہ ... اس حکم سے قرضدار مذکور دیوالیہ قرار دیا جاتا ہے ـ سائل درخواست بہ بیت قرضہ اندر ایک سال پیش کرے جسکی ثبوت قرضہ ... ماہ جولائی سنہ ... مقرر ہے ـ

المرقوم ... مئی سنہ ...

دستخط حاکم
بخط انگریزی

اگر آپ اودھ پنچ کو پسند کرتے ہیں تو کیوں توسیع اشاعت کی سعی نہیں فرماتے ـ
ایجنٹوں کی ضرورت ہے ـ "منیجر"

بھو کیا دینے کا وعدہ کرتا ہوں" مچھلیون نے گڑگڑا کے کہا "خدا آپ کو اسکا اجر دے۔ آپ کے منہ سے بھجن کی مادہ جیسے آپ کا پرونہ بڑھے۔ آپ کو بڑی راحت ہوگی۔ آپ کی بدولت ہماری جانین بچ جائنگی۔ اچھا اپنی چونچ بڑھایئے" بھگت جی نے چونچ بڑھائی اور مچھلی ان کے اوڑ گئے۔ راوی کہتا ہے کہ ہفتہ عشرہ مین وہان مچھلی کا جنس نہ رہا۔ بھگت جی کا پوٹا واقعی ایک بڑا دریا تھا جس مین سارے تالاب کی مچھلیان سما گئیں۔ یہ معلوم نہین کہ پوٹے نے انکی زندگی کے بارے مین کیا فیصلہ تجویز کیا مگر ہمین اعتماد ہے کہ مچھلیان امساک باران کی جگر سوز کوفت سے ضرور نجات حاصل کر چکیں۔

ہندوستان مین جو قوانین وقتی ضرورتون سے متعلق بغاوت رعایا یا اختلاف اوقات پاس کئے گئے ان مین بگلا بھگت کے خوفناک سیلاب کے علم غیب اور پیش گوئی کو بہت دخل ہے۔ خودمختار ریاستین بھی بنی خاندانی الجھنون کے باعث خواستہ و ناخواستہ چونچ مین جا بیٹھین کہ جلد ہی دریا مین پھینک آئے۔ کونسلون مین اس قسم کے قوانین جب کبھی پیش ہوئے تو انکی ضرورت کی تمہید بالکل بگلا بھگت کی تقریر سے ہاتھ [illegible] بھگت کو ہونٹ [illegible] رونی صورت بنائے داخل ہوئے اور معصوم لہجے مین فرمانے لگے "صاحبو تم مجھے جانتے ہی ہو مدت سے تارک لذات تارک لوم ہو گیا ہوں" بھلا اس مصیبت زدہ صورت کو دیکھ کے اہل دل سے صبر کیونکر ہو سکتا اونھون نے کہا "ہم آشنا و معتمد [illegible]" [illegible] آپ حضرات کو کوئی علم ہے کہ ہماری حکومت [illegible] آئین [illegible] کسی کی مجال تھی کہ اشارۃً یا کنایۃً [illegible] دعوے مین اشتباہ [illegible] بیشک لاریب [illegible] سے اس دعوے کا استقبال بھی کیا گیا۔ اب تمہید [illegible]

[illegible]

بدمعاش ہے نہ اب خدا کا ڈر نہ بندون کا لحاظ شخصی حکومت مین ظالم و محدود ان کی تخت غصب مار دھاڑ کی روک نہین۔ زندگی خدا کی گمنا اگر خاکم بدہن ایسا کال آ گیا تو اسے مچھلیون تم کیا کروگی۔ دیکھو زندہ نہین ہون جگت میری چونچ کبھی غلطی نہ کرےگی۔ مچھلیان رونے لگین۔ جلتے گھسنیون چلتی ہوئی بات گھڑی بھر مین پروان چڑھ گئی۔ قانون کا مسودہ دریا یا مچھلیون کی جائے پناہ بن گیا۔ قانون تیار اور گن گن کے روپے گن [illegible] کے شکلے۔ سرحدی قحط ہمیشہ مشتول رہا آج بھی ہے۔ انقلابی سازشون کی مذہبی خشکی کب نہ تھی۔ اور اب تو بالشویزم اور کمیونزم کے امساک کا فوٹو جزیرہ انگلستان سے آیا اور برائے العین مناظر تباہی و انقلاب دکھا کے مچھلیون کو جائے پناہ مین رکھنا اچھا جانا ہے۔

بگلا بھگت کی چونچ سے ایک مچھلی چھوٹ پڑی اور وہ جائے پناہ کی حقیقت سے واقف ہو گئی تھی۔ [illegible] بگلا بھگت کی چونچ سے مسٹر سوامی چندر بوس اتفاقاً چھوٹ پڑے اور وہ ایک دوسرے بگلا بھگت لارڈ [illegible] کی مظلومانہ تمہید اور سیلاب خشک انقلاب کے خطرون کی تکذیب کر رہے ہین۔ [illegible] آدمی تو ہندوستانی ہوتے ہین بھلا گورے [illegible] والے [illegible] صاحب کہین جھوٹے ہو سکتے ہین؟ لاحول ولا قوۃ۔ بگلا بھگت اور جھوٹ توبہ۔ عہد نامہ قدیم زبور مین اسکی ممانعت عہد جدید (انجیل) مین اسکی مذمت۔ قرآن مین اس پر لعنت۔ [illegible] مین اسکی شناعت [illegible] مسٹر سوامی چندر بوس جب تک بھگت نہ ہو جائین [illegible] بگلا بھگت کا اصلی منشا ہے کہ آزادی کی آواز بلند کرنے والی مچھلیان جیتے جی [illegible] دریا مین [illegible] بھی جائے پناہ مین رہنا چاہیئے۔

[illegible]

کیا دیکھا کیا سیکھا

[illegible]

عمارت دیکھی۔ ہر قسم سفر کی صورت دیکھی۔ مسجدین دیکھیں مندر دیکھے۔ [illegible] مندر دیکھے بڑے بڑے شفاخانے دیکھے عظیم الشان کتب خانے دیکھے۔ سفرا سے ہاتھ ملا کے مسرور ہوئے۔ آزو جگت پر مغرور ہوئے۔ دعوتون کے آئین سیکھے۔ گھر بیٹھ تماشا دیکھنے کے قوانین سیکھے۔ رومانیہ کی شہزادی کے ساتھ کھانا کھایا۔ اور جنھون نے جشن منایا۔ یہ سب کچھ ہوا مگر ہمین یقین ہے کہ آپنے ہرگز کوئی کام کی بات نہ سیکھی ہوگی۔ بھلا کون سیکھتا؟ ہندوستانی روسا یورپ مین اسلیے نہین جاتے کہ نفس تاریخ کی تکمیل ہو وہ عمارتون کے عجیب و غریب نقشے اسلیے یاد کر کے آتے ہین کہ اپنے مقام پر بھی اسی طرح کی ایک عمارت بنائینگے جو پُر تکلف موٹرون کا طریقہ سیکھ کے آتے ہین کہ مفت مزدورون کو یون کھپائینگے۔ [illegible] کی راحت رسانی کے طریقے یاد کرے خیرات خانون مین جائے اور وہان بیکارون کو کام سے لگانے [illegible] دیکھے [illegible]

سرفراز کا محرم نمبر

کارکنان سرفراز نے فیصلہ کیا ہے کہ امسال گزشتہ سے زیادہ شان و اہتمام سے آئندہ محرم الحرام کو اپنا سالانہ نمبر نکالیں [illegible]

"دس ہزار کی تعداد مین شائع ہوگا"

[illegible]

مشتہرین کیلیے نادر موقع

مشتہرین اس موقع سے فائدہ اٹھا سکتے ہین لیکن [illegible] کوئی اشتہار [illegible] اجرت اشتہار [illegible]

منیجر سرفراز لکھنؤ

موسم گرما کا تحفہ

دواخانہ معدن الادویہ لکھنؤ کے تیار کردہ مفرحات جنکی دھوم سارے ہندوستان مین ہے خالص میوہ جات کے افشردون اور عرقیات سے تیار کیے ہوئے شربت جو اپنے اثر مین بے نظیر صورت مین دلاویز ذائقہ مین خوشبو، لطافت مین بے عدیل ہین دل، و دماغ کو فرحت، قلب کو سکون و راحت آنکھون کو خنکی و تراوٹ بخشتے ہین، شدت عطش کو دور کرتے ہین جلد طلب فرمایئے۔

شربت بہار	شربت انطاہوم	شربت انار ولایتی	شربت کیوڑہ	شربت بید مشک	شربت کیسرو	شربت بادام / شربت فالسہ
فی بوتل ہر	فی بوتل ہر	فی بوتل عمر	فی بوتل ہر	فی بوتل ہر	فی بوتل ہر	فی بوتل ہر / فی بوتل ہر
شربت رنگترہ	شربت لیمو	شربت نارنج	شربت اناناس	شربت انگور	عرق کیوڑہ حیدر آبادی	عرق بید مشک لاہوری
فی بوتل ہر	فی بوتل ہر	فی بوتل ہر	فی بوتل ہر	فی بوتل ہر	فی بوتل ۔۔۔ عا	فی بوتل ۔۔۔۔ عا

"ارزان بقیمت گران بحکمت کے مقولہ کو یاد رکھیے" ولایتی ایسنس و شکرین سے بنے ہوئے شربتون سے پرہیز کیجیے۔ فہرست مفت طلب فرمایئے۔

المشتہر قریب کے ریلوے اسٹیشن کا نام ضرور تحریر فرمایئے اور پارسل کا محصول ادا کرنے کے لیے روانہ کیجیے۔

مینجر دواخانہ معدن الادویہ وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ

روزانہ ایک آنہ

آپ روزانہ ایک آنہ خرچ کرکے خوب صورت بن سکتے ہین ... [illegible]

وید شاستری جاجی سکر روندی ... ابجنت اندر چند اینڈ کو ... چوک لکھنؤ

ضعیفی دور کرنے کی تدابیر

مع ۲۴ تصاویر

موت کو کوئی روک نہین سکتا لیکن امریکہ کے سائنسدانون نے ضعیفی دور کرنیکی ترکیب نکالی ہی ذرئی صبح چارپائی پر پڑے پڑے کچھ اعضا کو حرکت دینے سے بجز قبض کی شکایت اور نہ کبھی دیگر بیماریون کا اندیشہ رہیگا اعضا کو کس طریقہ پر حرکت دیجاتی ہے اسکے واسطے کتاب مین چوبیس تصاویر ہیں ہوئی ہین ... کسی استاد کے سکھانیکی ضرورت نہین پڑتی یہ کتاب زیادہ تر بیوپاریون کے واسطے نہایت مفید ہے جو کہ گھر بیٹھے ورزش کرنے وغیرہ کا موقع نہ ملنے کی وجہ سے بڑھی بواسیر و دیگر امراض مین مبتلا ہو جاتے ہین ہم نے خود اسکے مطابق ورزش کرکے بہت فائدہ حاصل کیا ہے یہی اس کتاب کے بموجب عمل کرنے سے بڑھاپا دور ہو سکتا ہے۔ اس کتاب کی صفحات دیکھتے ہوئے بھی تحفے برائے نام اسکی قیمت صرف عہ (ایک روپیہ) ہے

صلنے کا پتہ

سکھ سنچارک کمپنی متھرا

سکھ سنچارک کمپنی متھرا کی تیار کردہ ادویات

گورنمنٹ سے رجسٹرڈ

سدھا سندھو {لعت، کھانسی، ہیضہ، درد پیٹ کے درد نے درست سنگرہنی، اپھارہ و چھاتی کے امراض کیلیے} خوش ذائقہ دوائی جو صرف پانی مین چند قطرے ڈال کر دینے سے فوراً جادو کا سا اثر کرتے ہین قیمت عہ ہر جگہ بکتا ہے۔

دودھ گج کیسری {یعنی داد کو بلا جلن کے جڑ سے کھونیوالی لاثانی دوا} قیمت ہہ

بال سدھا {بالونکی کمزوری کو دور کرکے انکو مضبوط و دراز و سیاہ بنانیوالی تیل} دو قیمت ... ذاک خرچ علحدہ ہے۔

اپنے شہر کے دوا فروشون سے طلب کرو

سول ایجنٹ برائے دہلی پنجاب {بال بہار آفس چاندنی چوک دہلی}

سول ایجنٹ اندر چند اینڈ کو لکھنؤ

ہلاوہ جہان کہین ایجنٹ ایف ... اینڈ سنس ... لکھنؤ

اودھ پنچ ۱۹۲۵ء

جلدات اودھ پنچ

اردو کو زندہ کرنے والے دل کو تازہ کرنے والے ادبی اخلاقی مضامین اور کارٹون کا مجموعہ جن کو ہمیشہ محفوظ رکھنے کے قابل قیمت فی جلد

للعہ مع محصول

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

اودھ پنچ لکھنؤ

اجزو لیست انگریزی
المشتہر منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

غذائے روحانی

معارف النغمات

یعنی

وہ بے نظیر کتاب جس نے سچ مچ ہوا مین گرہ لگائی

ایک گراموفون کی طرح سرون کے محفوظ رکھنے بلکہ گلے کے جملہ حرکات اور اُن کا غذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھاتی ہے

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے حصہ اول کے تین ایڈیشن شائع ہو چکے اور جاننے والے جانتے ہین کہ تا حال موسیقی کے جزو علمی پر

اس سے بہتر کتاب شائع نہین ہوئی اب اسی کتاب کے

حصہ دوم مین مصنف نے

اساتذہ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنا یا ہے

یادات ظریف
یعنی
منشی سید مقبول حسین صاحب ظریف لکھنوی
کا
منظوم سفرنامہ عراق
المشتہر منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

شعر الطائف
منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

یعنی

تان سین کے عہد سے لے کے زمانہ حال تک صدہا اساتذہ فن کی گائکی اور اُنکے گلے سے نقل کی ہوئی دھرپد و ہوری کا نقشہ کتاب پر کھینچ دیا ہے۔

استاد محمد علی خان

بیان تان سین کے آخری یادگار مین صدہا اُنکی دھرپد و ہوریان اس کتاب مین اُنسے نقل کی گئی ہین لطف یہ کہ اگر آپ سُر گلے سے ادا کرنے پر قادر ہین تو کتاب کے ... نہایت صفائی سے ابتدا سے کتاب مین لکھ دیے گئے اسی طرح ... سکتے ہین ... استاد خود تعلیم دیتا ... فی الحقیقت مصنف نے لاکھون روپیہ صرف کیا اور ایک علم کی محنت کا ...

اس کتاب کو مرتب کیا ہے حصہ دوم نہایت مقبول ہوا تمام ہندوستان کے استادون کا سرمایہ ... اس مین موجود ہے قیمت پانچ روپیہ

المشتہر: منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

حصہ اول کی قیمت ... بہ حال ذمہ خریدار